A226

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَنْبَتْنَا بِهٖ
حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ
بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۝ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا
وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ
السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ ۶۲

یا وہ جس نے آسمان و زمین بنائے اور تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے باغ اگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے پیڑ اگاتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں * یا وہ جس نے زمین بسنے کو بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کے لئے لنگر بنائے اور دونوں سمندروں میں آڑ رکھی کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں * یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بہت ہی کم دھیان کرتے ہیں

(ک : ت * ۲۷/۶۰ تا ۶۲)

۶۰۔ یہاں سے اصنام پرستوں اور مشرکین سے پوچھا جا رہا ہے کہ جن معبودانِ باطل کی تم پرستش کرتے۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز کا خالق اللہ ہے۔ ہر قسم کے انعامات و احسانات کا سرچشمہ اسی کی ذات والا صفات ہے۔ تو پھر کسی اور کو معبود کیوں بنایا جا رہا ہے۔ چنانچہ کائنات کی مختلف چیزوں کو مشرکین کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اور ان سے پوچھا جا رہا ہے کہ کیا ان کی تخلیق، ان کی تحسین و تزئین اور ان کی نشوونما میں کسی اور کا بھی کوئی حصہ ہے تاکہ اسے معبود بنایا جائے اور اس کی پرستش کی جائے۔ پہلا سوال ان سے یہ کیا گیا کہ یہ آسمان اور زمین کس نے پیدا فرمائے۔ پھر بتاؤ کہ آسمان سے پانی کون برساتا ہے۔ تمہارے والی اور مالی یہ خوش منظر باغات جو لہلہا رہے ہیں کس نے اگائے۔ تم میں تو اتنی طاقت نہیں کہ تم ان کا ایک پودا بھی اگا

اے اصنام کی پرستش کرنے والو! بتاؤ کیا آسمان، زمین کی تخلیق، بارش، باغات کی آفرینش میں کوئی اور خدا بھی شریک ہے؟ اگر تم بھی مانتے ہو کہ ان سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے تو پھر تم اپنے طرزِ عمل پر نظرِ ثانی کیوں نہیں کرتے * یہ کافر بھی عجیب و غریب مخلوق ہیں اتنے واضح دلائل کے باوجود اللہ سے روگرداں ہیں یا ان اصنام کو اس کا ہمسر سمجھتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

۶۱۔ یا وہ ذات جس نے زمین کو مخلوق کا قرارگاہ بنایا اور اس کے درمیان دریا بنائے اور اس (کو ٹھہرانے) کے لئے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان ایک حدِ فاصل بنا دی کیا اللہ کی موجودگی میں کوئی اور معبود ہے؟ (تو شرک کیوں نہیں مانتے) بلکہ ان میں اکثر سمجھتے ہی نہیں * زمین کے کچھ حصہ کو پانی سے ابھار کر ٹھہرنے کے قابل بنایا * زمین کے درمیان دریا جاری کئے * اور زمین کے لئے پہاڑوں کو (میخوں کی طرح) گاڑ دیا کہ زمین میں (اضطراب) حرکت نہ ہونے دیں اور پہاڑوں سے دریا نکالے * دو سمندر شیریں اور نمکین۔ حاجز آڑ۔ دونوں کو مخلوط ہونے سے روکے رکھے * ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اللہ کے سوا کوئی قابلِ عبادت نہیں کیونکہ باوجود قطعی دلائلِ توحید کے موجود ہونے کے یہ غور ہی نہیں کرتے اس لئے شرک میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور بعض وقت جانتے ہیں مگر محض ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے شرک کو نہیں چھوڑتے (تفسیر مظہری ج ۸)

۶۲۔ کون ہے وہ جس کی مجبور اور بے قرار پناہ لیتے ہیں اور اس کے سوا کوئی اور مصیبت زدہ لوگوں کی تکلیف کو دور نہیں کرتا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں خدائے واحد کی طرف بلاتا ہوں تو وہ خدا اگر جب تو کسی مصیبت سے دوچار ہو کر اس کے حضور دعا کرتا ہے تو وہ تمہاری مصیبت کو دور کر دیتا ہے، وہ کہ جب تو جنگل میں راہ بھول کر اسے پکارتا ہے تو وہ تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور وہ کہ جب تمہیں قحط سالی آ لیتی ہے تو دعا کرنے پر تمہارے لئے فصلیں اُگاتا ہے * وہ تمہیں زمین پر جانشین بناتا ہے کہ مسلسل ایک کے بعد دوسرا چلا آتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ایک امت کے بعد دوسری امت، ایک نسل کے بعد دوسری نسل اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم تسلسل کے ساتھ لاتا ہے * اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو ایسا کرنے پر قدرت رکھتا ہے یا کوئی اور ہے جو عبادت کے لائق ہو حالانکہ یہ بات بالکل عیاں ہے کہ ایسا کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن اس کے باوجود تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (تفسیر ازہری

لغوی اشارے * اَمَّنْ : یا کون - بھلا کون - بھلا جو * حدائق : باغات، حدیقۃ کی جمع جس کے
معنی باغ کے ہیں جس کے گرد چار دیواری کھینچی ہو * بَہْجَۃ : رونق، تازگی، خوبی، خوش رنگی، اظہار
فرحت و مسرت * قَرَارًا : اسم مصدر، مصدر، ٹھہراؤ اور ٹھہرنا - ٹھہرنے کی جگہ * خِلٰلَ : درمیان،
بیچ، وسط * رَوَاسِیَ : بوجھ، پہاڑ - رواسی کا استعمال ٹھہرے ہوئے پہاڑوں کے لئے ہوتا ہے (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ * اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بھلا وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کی اور تمہارے لئے
آسمان سے جس نے بارش برسائی - اللہ تعالیٰ نے خوش نما باغات اگائے اور یہ تمہاری طاقت اور بس سے باہر
تھا کہ تم ان درختوں کو اُگا سکتے - کیا کوئی دوسرا خالق و معبود ہے اللہ کے ساتھ مشرکین اور کفار سیدھی راہ
سے بھٹکے ہوئے ہیں - بھلا (بتاؤ) زمین کی تخلیق کس نے کی اور تمہارے رہنے کی جگہ بنائی اور اس زمین
کے درمیان دریا جاری فرما دیے اور اس پہاڑوں کے بوجھ سے اس کو قرار بخشا اور میٹھے اور کھاری
کے بیچ میں ایک آڑ بنا دی کیا کوئی اور معبود ہے اللہ تعالیٰ کا شریک بلکہ واقعہ یہ ہے کہ زیادہ لوگ بے علم ہیں
بھلا (بتاؤ کہ) ایک مضطرب بے قرار کی فریاد کون سنتا ہے جب وہ اضطراب کو پکارتا ہے
اور کون مشکل کشا ہے تکلیف کو دور اور مشکل کو حل فرماتا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ ہی ہے جو
مشکل کو آسان اور تکلیف کو دور کرنے والا - کس نے بنایا ہے زمین پر گزرے ہوئے لوگوں کا
جانشین و قائم مقام کیا کوئی اور معبود ہے اللہ تعالیٰ کا شریک (نہیں کوئی نہیں ہے معبود سوا اللہ
تعالیٰ کے) تم اس کی بہت کم غور و تدبر کرتے ہو -

أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ ٦٣ أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ ٦٤ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ
وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ ٦٥ بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ
فِي شَكٍّ مِنْهَا ۖ بَلْ هُمْ مِنْهَا عَمُونَ ۝ ٦٦ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا
كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ ۝ ٦٧

وہ کون ہے جو تم کو جنگل اور دریا کی اندھیروں میں رستہ بتلاتا ہے اور کون خوشخبری کی ہوائیں چلایا کرتا ہے اپنی رحمت سے آگے کیا اور بھی معبود اللہ کے ساتھ ہے اللہ ان کے شرک کرنے سے بالاتر ہے * بھلا وہ کون ہے جو اوّل خلقت کو پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ بنا دے گا اور کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیا کرتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے کہو اپنی اگر تم سچے ہو * کہو اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین کا کوئی بھی رہنے والا غیب کی بات نہیں جانتا اور اس کو بھی ان کو کیا خبر کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے * بلکہ آخرت کے بارے میں ان کی سمجھ گم ہو گئی ہے بلکہ وہ اس سے شک میں ہیں بلکہ وہ تو اس سے اندھے ہو رہے ہیں * اور کافروں نے کہہ دیا کہ کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مر کر مٹی ہو گئے تو کیا ہم پھر زمین سے نکالے جائیں گے * (۲۷/۶۳ تا ۶۷ * ت ح)

۶۳۔ پھر ان سے پوچھا جا رہا ہے کہ جب رات کی تاریکیوں میں تم سفر کرتے ہو اس وقت منزل مقصود کا پتہ انہیں بتاتا ہے۔ وہی تو روشن کئے ہوئے ستاروں کو دیکھ کر تم اپنا راستہ دریافت کرتے ہو۔ اور دن کا وقت جبکہ سورج کی روشنی ہر سو پھیلی ہوئی ہوتی ہے یا رات کے وقت جب ستارے چمک رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہیں بھٹکا دے تو کیا کوئی اور خدا ہے جو اس وقت تمہاری رہنمائی دستگیری کرے کہ اللہ نے تمہیں تمہاری منزل پر پہنچا دیے
* اس کی وجہ اور پھر بارش میں غور کرو جب مینہ برستا ہے تو وہ خالی ہی نہیں برستا شروع ہو جاتا ہے بلکہ

اس سے پہلے ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آنے شروع ہوتے ہیں جس سے نہ صرف تمہاری گھٹی ہوئی طبیعت اور افسردہ مزاج شگفتہ ہو جاتا ہے بلکہ بارش سے پہلے جو احتیاطی تدابیر تم اختیار کرنا چاہتے ہو اس کا بھی تمہیں کافی موقع مل جاتا ہے۔ تم ایسے رحیم اور کریم خدا کو چھوڑ کر کبھی دوسری چیزوں کو اپنا خدا بناتے ہو کچھ تو سوچو عقل سے کچھ تو کام لو۔

۶۴۔ "یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا" اس آیت کے بعد اگرچہ موت کے بعد جی اٹھنے کے کفار منکر و معترف نہ تھے لیکن جب کہ اس پر براہین قائم ہیں تو ان کا اقرار نہ کرنا کچھ قابل لحاظ نہیں بلکہ جب وہ ابتدائی پیدائش کے قائل ہیں تو انہیں اعادہ کا قائل ہونا پڑے گا کیونکہ ابتدا اعادہ پر دلالت کرتی ہے تو اب ان کے لئے کوئی جائے عذر و انکار باقی نہیں رہ گیا۔" اور وہ جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے" "آسمان سے بارش اور زمین سے نباتات" "کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔ تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو" اپنے اس دعویٰ کی کہ اللہ کے سوا اور بھی معبود ہیں تو بتاؤ جو صفات و کمالات اوپر ظاہر کئے گئے وہ کس میں ہیں اور جب اللہ کے سوا ایسا کوئی نہیں تو پھر کسی دوسرے کو کس طرح معبود ٹھہراتے ہو یہاں "ھاتوا برھانکم" فرما کر ان کے عجز و بطلان کا اظہار منظور ہے

۶۵۔ "تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ اور انہیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے" وہی جاننے والا ہے غیب کا اس کو اختیار ہے جسے چاہے بتائے چنانچہ اپنے پیارے انبیاء کو بتاتا ہے جیسا کہ سورہ آل عمران میں ہے۔ "اللہ کی شان نہیں کہ تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے (۱۷۹/۳)" اور بکثرت آیات میں اپنے پیارے رسولوں کو غیبی علوم عطا فرمانے کا ذکر فرمایا گیا۔ اور خود اسی پارے میں اس سے اگلے رکوع میں وارد ہے "جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔ (۷۵/۲۷)"۔ یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کے آنے کا وقت دریافت کیا تھا (کنز الایمان۔ حاشیہ)

۶۶۔ امام فخرالدین رازیؒ لفظ "ادّارک" کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس کا معنی انتہا کو پہنچنا فنا ہو جانا ہے جب پھل پک جاتا ہے اور تو ایسے کہا جاتا ہے تو عرب کہتے ہیں پھل نے اپنی پختگی کی انتہا کو پالیا۔

اس کے بعد اسے ترک کیا جاتا ہے۔ علامہ قرطبی نے تشریح کی ہے کہ "قیامت پر انہیں پختہ یقین ہے دل ہی
دل میں وہ اس کے وقوع کو مانتے ہیں لیکن ہٹ دھرمی اور تعصب کے باعث اقرار کی جرأت نہیں کرتے (
۶۷ ـ قیامت کے متعلق وہ ہمیشہ ایک ہی رٹ لگائے رہتے تھے کہ آج بھی لوگ بار بار قیامت کا انکار
کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں "کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے باپ دادا بھی تو کیا ہمیں (پھر)
نکالا جائے گا؟" (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ✱ بَرّ : خشکی، زمین، خشکی ✱ بَحْر : دریا، سمندر ✱ رِیْح : ہوا، ہوا میں
ہوا سے متحرک ہو آسمان، زمین کے درمیان مسخر ہے ✱ هَاتُوا : حاضر (لاؤ) ✱ اَیَّانَ : کب، متی
کے قریب المعنیٰ ہے کسی شے کا وقت دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے ✱ اِدّٰرَكَ : تھک کر رہ گیا (لاق)

تفہیمی خلاصہ ✱ خالق کائنات اپنے کرم سے (منکروں سے) یہ دریافت فرما رہا ہے کہ بتاؤ تو بھلا کہ ایک بے قرار کی فریاد
کون سنتا ہے اور فریاد (قبول) کرتا ہے جب وہ مضطرب ہو کر آرزو کرتا ہے اور کون ہے جو اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے
کس نے تمہیں اپنے پیشروؤں کا جانشین بنایا سوائے اللہ تعالیٰ کے کیا کوئی اور خدا ہے اس مالک حقیقی
کا ساجھی و شریک (نہیں ہرگز نہیں) تم بہت کم غور و فکر کرتے ہو۔ بتاؤ تو بھلا خشکی و سمندر اجالوں
اور رات کی تاریکیوں میں کون راستہ دکھاتا ہے اور بارشوں سے قبل فرحت بخش ہوائیں خوشخبری بارش کے ساتھ بھیجتا ہے
بتاؤ کیا اور کوئی خدا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ برتر و بالا ہے ان سے جن کو وہ شریک بناتے ہیں
دریافت فرمایا کہ بھلا کون ہے سوائے اللہ کے جس نے پیدائش مخلوق کا آغاز فرمایا اور پھر دوبارہ پیدا کرتا
اور زمین و آسمانوں سے رزق عطا فرماتا ہے کیا کوئی ہے اللہ کا شریک؟ اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو پیش کرو
کوئی ثبوت اگر سچے ہو۔ اللہ تعالیٰ غیب جانتا ہے کوئی خود غیب کی باتیں نہیں جان سکتے اور وہ یہ بھی نہیں جانتے
سمجھتے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔ بلکہ ختم ہو گیا ان کا علم آخرت کے بارے میں بلکہ اس بارے میں
وہ شک میں پڑے ہیں بلکہ وہ اس حقیقت کے جاننے سے اندھے ہو گئے ہیں۔ کفار کہتے ہیں کہ کیا جب ہم
مر کر خاک ہو جائیں گے اور ہمارے آبا و اجداد بھی تو کیا ہمیں دوبارہ جلایا جائے گا اور اٹھا کر لایا جائے گا۔

2232

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ لا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ٦٨
قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ٦٩ وَلَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ ٧٠ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ٧١ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِىْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ ٧٢
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ٧٣ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ ٧٤ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ٧٥

بیشک قیامت کے آنے کا وعدہ ہم سے بھی کیا گیا اور ہمارے باپ دادا سے بھی اس سے پہلے نہیں ہے یہ وعدہ مگر پہلے لوگوں کے من گھڑت افسانے * آپ فرمائیے سیر و سیاحت کرو زمین میں پھر اپنی آنکھوں سے دیکھو کہ کیسا ہولناک انجام ہوا مجرموں کا * (اے محبوب) آپ غمزدہ نہ ہوں ان کے رویے پر اور دل تنگ نہ ہوا کریں ان کے مکر و فریب سے * وہ پوچھتے ہیں کب (پورا ہوگا) یہ وعدہ (تباہی) اگر تم سچے ہو * آپ فرمائیے قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگا ہو اس عذاب کا کچھ حصہ جس کے لئے تم جلدی مچا رہے ہو * اور بیشک آپ کا رب بہت فضل (و کرم) فرمانے والا ہے لوگوں پر لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں * اور یقیناً آپ کا رب خوب جانتا ہے جو کچھ چھپا رکھا ہے ان کے سینوں نے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں * اور نہیں کوئی پوشیدہ چیز آسمان اور زمین میں مگر اس کا بیان کتاب مبین میں موجود ہے *
(٢٧ * /٦٨ تا ٧٥ * ض ت)

6/12/13
23/5/12

٦٨. اس (دوبارہ زندہ اٹھانے) کا وعدہ تو ہم سے (آپ کی زبانی) اور اس سے پہلے ہمارے باپ دادوں سے (ان کے زمانے کے پیغمبروں کی زبانی) ہوتا رہا ہے یہ تو گزرے ہوئے لوگوں کی جھوٹی (معاذ اللہ) داستانیں ہیں اور غلط سلط باتیں ہیں جو وہ لکھ گئے ہیں

٦٩ (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) آپ کہہ دیجئے کہ ملک میں چل پھر کر دیکھو کہ مجرموں کا کیا

2233

(برا) انجام ہوا ☆ یہ دھمکی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے کافروں کو کہ دیکھو تکذیب انبیاء کا نتیجہ کتنا برا نکلا اس سے تم کو بھی ڈرنا چاہیئے کہ تکذیب کا جو خمیازہ ان کو بھگتنا پڑا تم کو بھی تکذیب رسول کا ویسی ہی سزا ملے گی کافروں کو مجرمین کہنے سے مومنوں کے غیر مجرم ہونے کی طرف لطیف اشارہ ہے۔

٧٠۔ "اور آپ ان کی طرف سے تکذیب اور انکار پر کوئی رنج نہ کریں (غمگین نہ ہوں) اور جو سازشیں یہ کر رہے ہیں ان سے تنگدل نہ ہوں" بغوی نے لکھا ہے کہ یہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑاتے تھے ان کے متعلق اس آیت کا نزول ہوا یعنی آپ کو مکمل کفایت ہو گئی۔ (ان کی خفیہ سازشوں کا آپ فکر نہ کریں) (تفسیر مظہری)

٧١۔ "اور کافر کہتے ہیں کب ہے یہ جلد تر آنے والا عذاب مولود۔ اگر تم اپنی خبروں میں سچے ہو" (یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اہل ایمان کو شامل کیا گیا ہے "ان کنتم" کہا۔ کیونکہ جو مؤیدین ہیں بمنزلہ اصل کے ہوتے ہیں) (روح البیان)

٧٢۔ "تم فرماؤ قریب ہے کہ تمہارے پیچھے آ لگی ہو بعض وہ چیز جس کی تم جلدی مچا رہے ہو" یعنی عذاب الٰہی چنانچہ وہ عذاب روز بدر ان پر آ پہنچا اور باقی کو وہ بعد موت پائیں گے۔

٧٣۔ "اور بے شک تیرا رب فضل والا ہے آدمیوں پر" اسی لئے عذاب میں تاخیر فرماتا ہے "لیکن اکثر لوگ حق نہیں مانتے" اور شکر گزاری نہیں کرتے اور اپنی جہالت سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں۔ (کنزا

٧٤۔ بہت سے کفار دل سے تو حضور کو سچا جانتے تھے مگر زبان سے انکار کرتے تھے۔ رب نے فرمایا ہم ان کی دونوں کیفیتوں کو جانتے ہیں یا یہ مطلب ہے کہ ان کے دل میں آپ سے حسد ہے منہ پر آپ کی توہین، ہم دونوں چیزیں جانتے ہیں دونوں پر سزا دیں گے۔

٧٥۔ خیال رہے کہ لوح محفوظ کو مبین اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تمام علوم غیبیہ ان لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے، جن کی وہاں نظر ہے اگر لوح محفوظ کسی پر ظاہر نہ ہوتی تو اسے مبین نہ فرمایا جاتا، بلکہ یہ تحریر اسی لئے ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ وہ لوگ سب علوم حاصل کریں جن کی اس کتاب پر نظر ہے ورنہ رب تعالیٰ تو اس تحریر کا حاجت مند نہیں، وہ بھول وغیرہ سے پاک ہے۔ اس آیت کریمہ میں انبیاء و اولیاء کے علم غیب کا اعلیٰ ثبوت ہے بلکہ بعطاء الٰہی فرشتے بھی جانتے ہیں کیونکہ ان کی نظر لوح محفوظ پر ہے (نور العرفان)

لغوی اشارے ٭ اَسَاطِیْرُ : کہانیاں۔ من گھڑت لکھی ہوئی باتیں ٭ سِیْرُوْا : تم پھرو، تم چلو، تم سیر کرو ٭
ضَیْق : تنگ ہونا ٭ عَسٰی : عنقریب ہے، شتاب ہے، ممکن ہے، توقع ہے، اندیشہ ہے، کھٹکا ہے
رَدِفَ : وہ پیچھے لگا، وہ پیچھے ہوا ٭ یُعْلِنُوْنَ : وہ ظاہر کرتے ہیں، وہ کھلم کھلا کرتے ہیں، علانیہ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ٭ منکرین کہتے رہے کہ دوبارہ اٹھائے جانے کا وعدہ ہم سے اور ہمارے اباؤاجداد سے ہوتا رہا ہے یہ سب تو پرانے لوگوں کی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں۔ حکم رب ہوا کہ (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ان سے کہیے کہ تم زمین کے اطراف و جوانب پھر کر دیکھو کہ گزشتہ مجرموں نافرمانوں کا کیا انجام ہوا ۵ اور اے محبوب آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوا کریں نہ ان کی چالبازیوں اور مکر سے ملول نہ ہوا کریں ۵ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اس بات میں آپ سچے ہیں تو بتایئے کہ وہ وعدہ (عذاب) کب پورا ہوگا ۵ آپ کہہ دیجیے کہ وہ دور نہیں کہ جس کی تم جلدی کر رہے ہو اس میں سے بعض باتیں اور ہولناک چیزیں تمہارے بالکل پیچھے آ لگی ہوں ۵ البتہ اے محبوب! آپ کا پروردگار تو منعم و کریم و لطف بخشنے والا ہے تاہم ان میں سے زیادہ لوگ شکر بجا نہیں لاتے ۵ اور آپ کا رب بے شک سب کچھ جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں مخفی رکھتے ہیں اور وہ جو کچھ علانیہ ظاہر کرتے ہیں ۵ اور آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کوئی ایسی پوشیدہ بات نہیں جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ ہو اور ہر وہ بات ایک روشن کتاب میں درج ہے ۵

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ ٧٦
وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ ٧٧ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝ ٧٨ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۖ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۝ ٧٩
إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ ٨٠
وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا
فَهُم مُّسْلِمُونَ ۝ ٨١ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ
الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝ ٨٢ ع

بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں بیان کر دیتا ہے * اور بے شک یہ مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے * تمہارا پروردگار (قیامت کے روز) ان میں اپنے حکم سے فیصلہ کر دے گا اور وہ غالب (اور) علم والا ہے * تو خدا پر بھروسہ رکھو تم تو حق صریح پر ہو * (ع) بے شک تمہارے سنانے نہیں سنتے مردے اور نہ تمہارے سنانے سے بہرے پکار سنیں جب پھیریں پیٹھ دے کر * اور اندھوں کو گمراہی سے تم ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سنانے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں * اور جب بات ان پر آپڑے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے *

(۲۷/ ۷۶ تا ۸۲ * ت: ک)

۷۶۔ یہود و نصاریٰ کا باہمی اختلاف تو اظہر من الشمس ہے بلکہ (الا ماشاء اللہ) ہر قوم آپس میں بھی سینکڑوں فرقوں میں بٹی ہوئی ہے جو ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق نصاریٰ کے باہمی اختلاف کو دیکھ کر دماغ چکرا جاتا ہے۔ وغیرہ [illegible] بے شمار مسائل ہیں ان کا آپس میں ٹکراؤ ہوا ہے۔ قرآن کریم نے اگر انہیں حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے اگر وہ اس کی دعوت قبول کر لیں تو ان کا یہ باہمی عناد ختم ہو جائے

۷۷۔ اگرچہ یہ کتاب سارے جہاں کے لئے ہدایت و رحمت ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھانے والے صرف اہل ایمان [illegible]

ہیں۔ اس لئے گویا یہ انہی کے لئے ہدایت و رحمت ہے

۷۸۔ ایک دن وہ آنے والا ہے جب خود مولا کریم ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

۷۹۔ سارا باطل اگرچہ اسلام کو مٹانے کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کر رہا ہے لیکن آپ خوفزدہ نہ ہوں اپنے رب پر کامل بھروسہ کریں وہ عزیز و حکیم ضرور آپ کی مدد فرمائے گا کیونکہ حق و صداقت کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں ہے۔ سچائی کا نور پھیلانے کے لئے آپ شب و روز کوشاں ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کی امداد نہ فرمائی جائے۔ "انک علی الحق المبین" کہہ کر حضور کو اطمینان دلایا کہ واقعی آپ صراط مستقیم پر ثابت قدمی سے چلے جا رہے ہیں اور جب کسی راہرو کو یقین ہو جاتا ہے کہ وہ سیدھا منزل محبوب کی طرف گامزن ہے تو اس کا حوصلہ بلند تر ہو جاتا ہے اس کا اندازہ وہی کر سکتے ہیں جن کی جانکاہیوں کو رب حقیقی کی طرف سے داد ملی

۸۰۔ آپ مردوں کو (یعنی کافروں کو) نہیں سنا سکتے۔ کافروں کو قرآن سننے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اس لئے ان کو مردوں سے تشبیہ دی۔ مردوں کو قرآن سننے سے کوئی فائدہ نہیں جیسا کہ آیت میں کافروں کو بہرا کہا گیا "اور نہ آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں (خصوصاً) جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں"۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ کافر آپ کی ظہور پذیر دعوت سے کتراتے اور بے رخی اختیار کئے ہوئے ہیں اس لئے مردوں کی طرح ہیں جن کو سنانے کا کوئی راستہ نہیں یا پیٹھ پھیرے ہوئے بہروں کی طرح ہیں جن کو سنانا ممکن نہیں۔

۸۱۔ "اللہ نے جس کے دل کو اندھا کر دیا ہے ایمان کی راہ اس کو سجھائی نہیں دیتی آپ اس کو ایمان کا راستہ نہیں دکھا سکتے" آپ کا قرآن سنانا سوائے ان لوگوں کے کسی کو فائدہ نہیں دے سکتا جو ہماری آیات پر ایمان رکھنے والے ہیں یعنی ایمان لانا ہم نے ان کا مقدر کر دیا ہے پس وہی مسلم ہوتے ہیں یعنی اپنا رخ خلوص کے ساتھ اللہ کی طرف کر دیتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۸۲۔ یہ ایک اور دلیل ہے جس میں قرب قیامت ایک دابۃ یعنی جانور کے نکلنے اور کفار سے کلام کرنے کا ذکر ہے

* جب بات پوری ہو جاوے گی یعنی ان کے گناہوں کا اخیر الزام قائم ہونے کا وقت آئے گا تو اس سے پہلے ہم لوگوں کے لئے زمین سے ایک ایسا جانور یا چارپایہ نکالیں گے کہ وہ لوگوں سے کلام کرے گا اس لئے کہ لوگوں کو ہماری آیات پر یقین نہیں آتا سو اب دیکھو اللہ کی عجیب و غریب نشانی ظاہر ہوئی تو اب کیا ہوتا ہے یا یہ معنی کہ لوگوں سے وہ دابہ کہے گا کہ یہ لوگ اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں لاتے تھے یعنی ان پر الزام قائم کرتا ہے

(تفسیر عثمانی)

لغوی اشارے * يَقُصُّ : وہ بیان کرتا ہے * يَقْضِي : پورا کر دے، جاری کر دے * تُسْمِعُ : تو سناتا
ہے، تو سنا سکتا * صُمَّ : بہرے * مُدْبِرِيْنَ : پشت موڑنے والے، پیٹھ دینے والے * وَقَعَ : ثابت ہو گیا (ل ق)

تفہیمی خلاصہ : قرآن کریم ان حقائق کو واضح فرماتا ہے زیادہ تر جن کے بارے میں یہود مختلف تھے اور الگ الگ
فکر و عقیدہ رکھتے تھے۔ تاہم قرآن پاک اہل ایمان و سعادت کے لئے رحمت اور سراسر ہدایت ہے۔ یقیناً
اللہ زبردست اور ہر چیز سے باخبر ہے یقیناً آپ کا پروردگار اللہ تعالیٰ ان کے بیچ اپنے حکم سے فیصلہ فرما دے گا
۔ اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کامل بھروسہ رکھیں اللہ تعالیٰ پر اس لئے کہ آپ ہر طرح حق پر ہیں۔ آپ
دل کے اندھوں مردوں کو سنا نہیں سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں کیونکہ وہ جب پشت پھیر لیں اور چل نکلیں
۔ تو نابینا ہیں ان کو بھٹکنے کو روک کر راہ راست دکھا سکتے ہیں بلکہ آپ ان لوگوں کو سنا سمجھا سکتے
ہیں جو آیات ربانی پر ایمان رکھتے ہیں اور اہل تسلیم و رضا یعنی سعادت مند مومن ہیں۔ جب ان کفار
منکرین کے وعدہ کا وقت آئے گا تو زمین سے ایک ایسا جانور نکالیں گے جو ان سے گفتگو کرے گا
کہ یہ لوگ یعنی کفار و مشرکین اللہ کی آیات پر یقین نہیں لاتے ۔

2238

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ ٨٣ حَتَّىٰ إِذَا
جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُم بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّاذَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ٨٤
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنطِقُونَ ۝ ٨٥ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا
جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ
يُؤْمِنُونَ ۝ ٨٦ وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ۝ ٨٧ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً
وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ إِنَّهُ خَبِيرٌ
بِمَا تَفْعَلُونَ ۝ ٨٨

اور اس دن کو یاد (کرو) جس دن کہ ہر جماعت میں سے ان لوگوں کو جمع کریں گے کہ جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے وہ سب صف بستہ کھڑے کر دیے جائیں گے * یہاں تک کہ جب سب حاضر ہو چکیں گے تو اللہ فرمائے گا کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ تم ان کو سمجھے بھی نہ تھے یا کیا کیا کرتے تھے * اور ان کے ظلم سے ان پر الزام قائم ہو جائیں گے پھر وہ بات بھی نہ کر سکیں گے * کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان کے سکون کے لئے رات کو اور دیکھنے کے لئے دن کو بنایا ہے البتہ اس میں بڑی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں * جس روز کہ صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی آسمان میں ہے اور جو کوئی زمین میں ہے تو سب گھبرا کر اٹھیں گے مگر وہ کہ جس کو اللہ چاہے اور سب اس کے پاس سر نگوں ہو کر چلے آویں گے * اور اے مخاطب تو جو پہاڑوں کو جیسے ہیں ویسے دیکھ رہا ہے یہ تو بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے اس اللہ کی کاریگری سے کہ جس نے ہر شے کو ٹھیک کر دیا ہے تحقیق وہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو *

(٢٧/٨٣ تا ٨٨ * ت: ح)

٨٣: " اور جس دن اٹھائیں گے ہم ہر گروہ سے ایک فوج جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے " جو کہ ہم نے اپنے انبیاء پر نازل فرمائیں فوج سے مراد جماعت کثیرہ ہے " تو ان کے آگے روکے جائیں گے کہ پیچھے ان سے آملیں۔

۸۴۔ "یہاں تک کہ جب سب حاضر ہو لیں گے" روزِ قیامت موقفِ حساب پر "فرمائے گا کیا تم نے
میری آیات جھٹلا دیں حالانکہ تمہارا علم وہاں تک نہ پہنچتا تھا" اور تم نے ان کی معرفت حاصل نہ کی
بغیر سوچے سمجھے ہی ان کا انکار کر دیا" "یا کیا کام کرتے تھے" جب تم نے ان آیتوں کو بھی نہیں سوچا تم
بیکار تو نہیں پیدا کئے گئے تھے۔

۸۵۔ "اور بات پڑ چکی ان پر" عذاب ثابت ہو چکا "ان کے ظلم کے سبب تو وہ اب کچھ نہیں بولتے" کہ ان کے پاس نہ
کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں رہی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ عذاب ان پر اس طرح چھا جائے گا کہ وہ بول نہ سکیں گے
(کنز الایمان)

۸۶۔ "کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ہم نے بنایا ہے رات کو اس لئے تاکہ وہ اس میں آرام کریں اور
بنایا دن کو بینا" اپنی رحمت بے پایاں اور حکمت بالغہ کی نشانیوں کی طرف ایک بار پھر ان کی توجہ مبذول
کرا دی "بے شک اس میں (ہماری قدرت کی) نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں۔

۸۷۔ "اور جس دن پھونکا جائے گا صور" جب حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم ملے گا کہ اب صور پھونکو تاکہ
قیامت قائم ہو تو جب وہ خدائی بگل بجے گا "تو آسمان اور زمین کی ہر چیز گھبرا جائے گی" ہر سمت خوف
اور دہشت طاری ہو جائے گی۔ البتہ انبیاء ملائکہ اور شہداء کو کوئی گھبراہٹ نہ ہو گی۔ "تو گھبرا جائے گا"
ہر کوئی جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے مگر جنہیں خدا نے چاہا (وہ نہیں گھبرائیں گے) اور سب حاضر ہوں گے
اس کی بارگاہ میں عاجزی کرتے ہوئے" داخرین کا معنی عاجز و درماندہ۔ (ضیاء القرآن)

۸۸۔ (اے دیکھنے والے) تو پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے اور تو ان کو اپنی جگہ جما ہوا خیال کر رہا ہے۔ (اور سمجھتا ہے کہ یہ
جنبش نہیں کریں گے) حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑے پھریں گے۔ پھر تیزی کے ساتھ چل کر زمین پر گر پڑیں گے
اور زمین کے برابر ہو جائیں گے * یہ خدا کا کام ہو گا جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) مضبوط بنا رکھا ہے
یہ یقینی بات ہے کہ اللہ کو تمہارے سب افعال کی پوری خبر ہے یعنی ہر شخص کو نافرمان ہو یا فرمانبردار
اس کے عمل کے موافق بدلہ دے گا۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے * فوجاً : گروہ * یُوزَعُونَ : ان کو جمع کیا جائے گا * تُحِيطُوا : تم گھیر
ہو، تم احاطہ کرتے ہو * یَسْکُنُوا : تاکہ آرام حاصل کریں * فَزِعَ : ڈر گیا گھبرا گیا * (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ * اللہ تعالیٰ جس دن ہر امت سے ایک جماعت کو جمع فرمائے گا جو کہ آیات ربانی

کی تکذیب کیا کرتی تھی آ رہی ہے کو ان کی جگہوں پر روک دیا جائے گا ۔ حتیٰ کہ جب وہ آ جائیں گے تو ارشاد حق تعالیٰ
ہوگا کہ تم لوگوں نے میری آیات کی تکذیب کی حالانکہ تم نے انہیں اچھی طرح جانا سمجھا بھی نہ تھا علاوہ
اس کے اور کیا تھا جو تم کیا کرتے تھے ۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا اور ان لوگوں کے متعلق وہ اپنے ظلم کے
مستحق تو وہ اس وقت بات نہیں کر سکیں گے ۔ فرمایا کہ ہم نے رات کو آرام کے لئے اور دن کو دیکھنے
(کام کاج) کے لئے بنایا ہے کیا انہوں نے اس بات میں غور نہ کیا ۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں
واضح ہیں اہل سعادت لوگوں یعنی ایمان لانے والوں کے لئے ۔ اور جس روز صور پھونکا جائے گا صور کو جب
آسمانوں میں رہنے والے اور زمین کے باشندے گھبرا جائیں گے مگر جنہیں اللہ نے اپنے فضل سے محفوظ کیا ہے
وہ نہیں گھبرائیں گے اور سب اللہ کے حضور عجز و انکسار کے ساتھ حاضر ہو جائیں گے ۔ اس دن
پہاڑ ٹھہرے ہوئے نظر آ رہے ہوں گے لیکن وہ متحرک ہو رہے ہوں گے بادلوں کی سی رفتار سے چل رہے ہوں گے
یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و صناعی ہے کہ اپنی کرم و حکمت سے اس نے ہر چیز کو مستحکم و مضبوط بنایا ہے۔
اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بخوبی واقف ہے ۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝ ٨٩ وَمَنْ
جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ ۗ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ٩٠
اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِىْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ
شَىْءٍ ۖ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ٩١ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ
فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ
الْمُنْذِرِيْنَ ۝ ٩٢ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۚ وَمَا
رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ٩٣ ع

جو شخص نیک عمل لے کر آئے گا تو اسے کہیں بہتر اجر ملے گا اس نیک عمل سے اور یہ نیک بندے اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے * اور جو برائی لے کر آئے گا تو ان کو منہ کے بل اوندھا پھینک دیا جائے گا آگ میں (اے بدکارو!) کیا تمہیں بدلہ ملے گا بجز اس کے کہ جو تم عمل کیا کرتے تھے * مجھے تو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اس (مقدس) شہر کے رب کی جس نے عزت وحرمت والا بنایا ہے اس کو اور اسی کا ہے ہر شے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں شامل ہو جاؤں فرمانبرداروں کے زمرہ میں * نیز (یہ بھی کہ) میں تلاوت کیا کروں قرآن کی پس جو ہدایت قبول کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے ہدایت قبول کرتا ہے اور جو گمراہ ہوتا ہے (تو اس کی قسمت) فرمادیں میں تو صرف ڈرانے والوں میں سے ہوں * اور آپ کہیے سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ ابھی دکھائے گا تمہیں اپنی نشانیاں تو تم انہیں پہچان لوگے اور نہیں ہے آپ کا رب بے خبر ان کاموں سے جو (اے لوگو) تم کیا کرتے ہو * 12/5/12
(ض: ت ۲۷/۸۹ تا ۹۳ *)

۸۹ - "جو نیکی لائے" نیکی سے مراد کلمہ توحید کی شہادت ہے بعض نے کہا کہ اخلاص عمل اور بعض نے ہر طاعت جو اللہ کے لئے ہو۔ "اس کے لئے اس سے بہتر صلہ ہے" جنت اور ثواب۔ "اور ان کو اس دن کی گھبراہٹ سے امان ہے" وہ خوف عذاب ہے ہر آن پہلی گھبراہٹ جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے

۹۰۔ اور جو بدی لائے" یعنی شرک "تو ان کے منہ اوندھے ڈالے جائیں گے آگ میں" یعنی وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے فرشتے ان سے کہیں گے "تمہیں کیا بدلہ ملے گا مگر اسی کا جو کرتے تھے" یعنی شرک و معاصی (کنز الا

۹۱۔ مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس (اللہ) کی عبادت کروں جو (خاص طور پر) اس شہر (یعنی مکہ) کا مالکِ حقیقی ہے جس نے اس کو حرم بنایا ہے (یعنی وہ رب ایسا ہے کہ اس نے اس شہر کو حرم بنا دیا۔ یہ مکمل مقامِ امن ہے یہاں کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا نہ کسی کا خون بہایا جاتا ہے نہ کسی کو لوٹا جاتا ہے نہ یہاں کے شکار کو بھگایا جاتا ہے نہ یہاں کے درخت اور گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔ حقیقت میں اللہ کی اس صفت کا ذکر کر کے قریش کو اللہ کے احسان کی یاد دلائی گئی ہے کہ اس نے ان تمام فتنوں فسادوں سے تمہارے مسکن کو محفوظ رکھا ہے) "(ویسے تو عام طور پر) ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں (اسی کا) فرمانبردار رہوں" (تفسیر مظہری)

۹۲۔ اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں" یعنی میں مامور ہوں کہ قرآن کی تلاوت پر مواظبت کروں تاکہ اس کی تلاوت سے رفتہ رفتہ حقائق منکشف ہوں۔ پس جو اس کی اتباع میں ہدایت پاتا ہے یعنی نیکی کا اسلام لاتا اور تلاوت کرتا ہے تو وہ اپنے لئے ہدایت پاتا ہے۔ اور جو گمراہ ہے یعنی میری مخالفت کر کے گمراہ ہوتا ہے "تو فرما دیجیے بے شک میں ڈرانے والوں میں سے ہوں۔

۹۳۔ اور فرمایئے حمد سب اللہ تعالیٰ کو اس کی ان نعمتوں پر جو اس نے ہمیں عطا فرمائیں اور سب سے بڑی نعمت اس کی نبوت اور قرآن ہے * عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو پھر تم انہیں پہچان لو گے کہ واقعی یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں * اور نہیں تمہارا پروردگار غافل اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔ مطلب یہ کہ اے نبی علیہ السلام جو تم نیکیاں کرتے ہو اور اے کافرو تم جو برائیاں کرتے ہو ان سے اللہ بے خبر نہیں۔ اللہ تمام عجز اور کمزوری سے منزہ ہے اور پاک ہے بہرحال تمہارے کردار کی جزا و سزا ضرور دے گا۔
(روح البیان)

لغوی اشارے * فَزَعٍ : گھبراہٹ، ڈر * كُبَّتْ : اوندھے منہ ڈالے جائیں گے * حَرَّمَهَا : اس کو حرمت دی۔ اس کا ادب رکھا * اُمِرْتُ : مجھے حکم دیا گیا ہے * اَتْلُوَا : میں پڑھتا ہوں (ل ا ق)

تفہیمی خلاصہ * جو حسنات نیکیاں اور عمل صالح لائے گا تو اس کو اس کا عمدہ اور بہتر بدلہ ملے گا

اور نیک عمل لانے والا قیامت کے دن کی گھبراہٹ اور پریشانی سے بھی محفوظ و مامون ہوگا اور جو اعمال بد
برائیوں اور معصیت کے وجہ سے ملبوس آئے گا تو وہ اسی طرح کہ اوندھے منہ کے بل دوزخ کی آگ
آگ میں پھینک دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو کیا برائی کمائی یہ اسی کا بدل اور سزا ہے
اے نبی علیہ الصلوۃ والسلام آپ کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حکم عطا ہوا ہے کہ میں اس شہر مقدس کے رب
مالک کی عبادت کروں جس نے اس شہر کو حرمت عطا کی ہے یقیناً ہر چیز اسی کی ملکیت ہے اور مجھے یہ
بھی حکم فرمایا گیا ہے کہ میں تسلیم و رضا والا فرمانبردار رہوں اور یہ بھی حکم و ارشاد ہوا ہے کہ
قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہوں اور جو کوئی راہ راست پر آجائے تو وہ اپنے بھلے کے لئے راہ پر
آتا ہے اور جو گمراہ ہو جائے تو کہہ دیجئے کہ میں نافرمانی اور جہنم سے ڈرانے والوں میں سے ہوں
اور کہیے کہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں وہ تمہیں بہت جلد اپنی نشانیاں دکھائے گا اور
پہچان جاؤ گے اور آپ کا پروردگار ان کے اعمال و افعال سے ناواقف نہیں ہے اسے
ہر ایک کے ہر کام کی خبر ہے ۔